

وقائع

صاحبزادہ ساجد الرحمن

ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد :

یکم اور دوم اکتوبر کی شام ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی چیئر کے تحت ، ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات ، کا انعقاد کراچی کے کئی ڈی اے سوک سینٹر کے خوبصورت اور وسیع سیمینار روم میں عمل میں آیا ۔ ترکی کے مشہور و معروف تاریخ آل عثمان کے ماہر پروفیسر ڈاکٹر خلیل انا لچک نے دو تحقیقی مقالے بعنوان ، آل عثمان خلفاء کے دور میں شریعت کی بالادستی میں قانون سازی ، اور ، آل عثمان کے زمانے میں تنصیب خلافت کی نوعیت ، بڑھے ۔ ان یادگاری خطبات کا انعقاد جامعہ کراچی نے کیا تھا ۔

یاد رہے کہ جنوبی ایشیا کے عظیم محقق ، نامور مؤرخ ، مفکر اور ماہر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۹۸۲ء کے اوائل میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مسند (چیئر) کا اجراء کیا ۔ چونکہ تقریباً گیارہ سال مرحوم اس جامعہ کے وائس چانسلر رہ چکے تھے اس لیے یہ مسند صدر نے ازراہ نوازش جامعہ کراچی کو دی ۔ مزید برآں ، چونکہ مرحوم کی تمام تحریروں کا اصل محور اور لب لباب تاریخی پس منظر میں اسلام کا تجزیہ تھا اس لیے صدر مملکت نے یہ مسند ، تاریخ اسلام میں تحقیق کے لئے وقف کر دی ۔

اس مسند کے سپرد تین کام کیے گئے۔ اولاً مسند نشین کے ذمہ تاریخ اسلام میں تحقیق، دوم ڈاکٹر قریشی مرحوم کی تصانیف کی روشنی میں ان پر تحقیق کرانا اور سوم ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد۔

پہلی صورت میں تو مسند نشین ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی صاحب کی تصنیف،، کتاب الرسول،، (بزبان انگریزی) منظر عام پر آ چکی ہے۔ اس کتاب میں اس دستور مدینہ کا جائزہ لیا گیا ہے جو فاضل مصنف کی تحقیق کے بموجب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب میں ورود مسعود کے صرف ساڑھے تین ماہ بعد بغیر کسی کے صلاح و مشورہ کے خود تحریر کرایا تھا۔ اس کتاب میں عربی کے اصل مآخذ، جرمن اور ولندیزی سیرۃ نگار اور دستور کے متن سے ہی استنباط کیا گیا ہے۔

مسند کی دوسری ذمہ داری ڈاکٹر قریشی مرحوم کی تصانیف و افکار پر تحقیق کرانا ہے۔ اس ضمن میں جامعہ کراچی کے شعبہ تاریخ اسلام کے ایک استاد کو پی ایچ۔ ڈی میں داخلہ مل چکا ہے اور وہ ڈاکٹر ہاشمی صاحب کے ماتحت،، ڈاکٹر قریشی بحیثیت مفکر اور مؤرخ اپنی نگارشات کی روشنی میں،، کے عنوان پر تحقیق میں مشغول ہیں۔

اس مسند کی تیسری ذمہ داری قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد تھا۔

ابتداء میں بیرون ملک کے بعض غیر مسلم ماہرین کو خطبات کی دعوت دی گئی مگر انہوں نے معذرت کا اظہار کیا۔ اواخر ۱۹۸۳ء میں شیخ الجامعہ ڈاکٹر جمیل جالبی کی ہدایت پر اس کے مسند

نشین پروفیسر ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی نے بیرون ملک کے ایسے نامور مسلم اہل علم سے رابطہ قائم کرنا شروع کیا جو اپنے اپنے دائرہ اختصاص میں خصوصی مہارت رکھتے ہوں۔ دنیائے اسلام کے نامور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے برہنائے صحت اور عمر معذوری ظاہر کی۔ اواخر ۱۹۸۴ء میں انعقاد ممکن تھا مگر ناگزیر وجوہ کی بنا پر ملتوی کرنا پڑا۔ اس طرح خطبات کا انعقاد اکتوبر سال رواں سے قبل ممکن نہ ہو سکا۔

یکم اکتوبر بروز بدھ قبل از مغرب کراچی کے ترقیاتی ادارے کے وسیع اور خوبصورت سیمینار روم میں دو روزہ سلسلہ خطبات کا افتتاح ہوا۔ جلسہ کی صدارت جامعہ کراچی کے سربراہ ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مسند نشین ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی نے ڈاکٹر قریشی مسند کے کام پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ڈاکٹر ہاشمی نے صدر محترم جنرل محمد ضیاء الحق کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو صدر نے اس موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

صدر محترم نے ڈاکٹر قریشی مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا شمار بین الاقوامی مؤرخین کی صف اول میں ہوتا ہے۔ صدر نے ان کے استنباطی ذہن، وسعت نظر، فاضلانہ تحقیق، غیر متعصبانہ استدلال اور بین تشریحات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ بحیثیت ایک راست باز مسلم اور سادہ مزاج اور تعلی سے پاک انسان کے ڈاکٹر قریشی نے خود کو اسلامی نظریہ کے تحفظ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے وقف کر دیا تھا۔ صدر نے فرمایا کہ اسی خیال کے پیش نظر میں نے ڈاکٹر قریشی مسند، تاریخ اسلام میں تحقیق کے لیے مختص کی ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اولاً مسند ڈاکٹر قریشی کے اغراض و مقاصد پر بصیرت افروز اظہار خیال کیا اور جو تین کام اس مسند کے ذمہ ہیں ان پر روشنی ڈالی۔

ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ قریشی یادگاری خطبات کا افتتاح ہمارے دوست ملک ترکی کے مشہور و معروف مؤرخ پروفیسر ڈاکٹر خلیل انا لچک کے لکچروں سے ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے مزید مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دونوں دن کے مقالے ”خلفاء آل عثمان کے زمانے میں شریعت کی بالادستی میں رہتے ہوئے قانون سازی“ اور ”سلاطین آل عثمان کے دور میں تنصیب خلافت“ وہ اہم ترین موضوع ہیں جن کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ شیخ الجامعہ نے مہمان مقرر کا خیر مقدم کرتے ہوئے ترکوں کی چھ سو سالہ اسلامی خدمات کو سراہا اور فرمایا کہ یہی اتراک تھے جنہوں نے تین براعظموں پر اس طویل عرصہ تک اسلام کا پرچم بلند رکھا اور اپنے خون سے اسلام کی آبیاری کی۔ شیخ الجامعہ کے ان جذبات کی سامعین نے بھرپور داد دی۔

قبل اس کے کہ فاضل مقرر اپنا مقالہ پڑھتے، مسند قریشی کے پروفیسر ڈاکٹر ہاشمی نے سامعین کو بتایا کہ ڈاکٹر خلیل انا لچک نہ صرف تقریباً نو کتابوں کے بزبان ترکی اور انگریزی اور تقریباً تین سو تحقیقی مقالوں کے مصنف ہیں بلکہ ان کے یہ مقالے متعدد زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکے ہیں، مثلاً ترکی، انگریزی، یونانی، جرمن، فرانسیسی اور سربین۔

اپنے پہلے دن کے مقالے میں فاضل مصنف نے یہ بتایا کہ استنبول کے عثمانی خلفاء نے کس طرح اپنے زمانے کی انتظامی اور ملکی ضروریات کے لیے قوانین وضع کیے ، مثلاً سرحدی معاملات ، محصولات ، درآمدی اور برآمدی اصول و ضوابط اور محصولات وغیرہ۔ ڈاکٹر انا لچک نے بتایا کہ ان قوانین کے وضع ہونے کے باوجود شریعت کی بالادستی ہر حالت میں قائم رہی اور شیخ الاسلام کو ہر وقت یہ اختیار حاصل رہا کہ کسی بھی قانون کو قرآن اور سنت کے منافی تصور کرے تو اسے مسترد کر سکتا ہے اور بارہا ایسا کیا بھی گیا۔

دوسرے دن کے مقالے میں ڈاکٹر خلیل انا لچک نے سلاطین آل عثمان کے دور میں ادارۂ خلافت پر روشنی ڈالی۔ فاضل مضمون نگار نے اپنے مقالے میں صدیق اکبرؓ سے لے کر آخری عثمانی خلیفہ عبدالمجید ثانی تک کے دور کا احاطہ کیا۔ آپ نے بتایا اولین چار خلفاء کے بعد پھر خلفاء دمشق کے بنو عباس ، خلفاء اندلس اور پھر استنبول کے خلفاء آل عثمان کے زمانے میں ادارۂ خلافت کن کن ادوار سے گذرا۔ فاضل مقالہ نگار نے یہ بھی بتایا کہ مختلف حالات کے پیش نظر قرون وسطیٰ کے مسلم مفکرین نے خلافت میں تبدیلیوں کی کس طرح نشاندہی کی۔

آپ نے اس زمانہ کی نشان دہی بھی کی جب سولہویں صدی کی ابتداء سے بیسویں صدی کے پہلے ربع تک تین براعظموں میں عثمانی خلفاء کا نام خادم حرمین شریفین کی حیثیت سے تمام مساجد میں صلوٰۃ الجمعہ کے خطبوں میں لیا جاتا رہا۔

ڈاکٹر خلیل انا لچک نے ان عوامل پر بھی مختصراً روشنی ڈالی

جن کی بنا پر کمال اتاترک کو ۱۹۲۳ء میں ادارہ خلافت کو ختم کرنا پڑا۔

اس دوسری نشست کے صدر، ڈاکٹر سید معین الحق صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں ڈاکٹر خلیل انا لچک کے مقالے کی بے انتہا تعریف کی اور انا لچک صاحب کے نقطہ نظر کو سراہا۔ ڈاکٹر معین الحق صاحب نے برصغیر کی اس تحریک کا بھی ذکر کیا جو خلافت کی بقا کے لیے اس دور کے سرکردہ مسلم زعماء نے چلائی۔

آخر میں ڈاکٹر ہاشمی نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ بالآخر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد عمل میں آسکا۔ ڈاکٹر ہاشمی نے اپنے اختتامی الفاظ میں نہ صرف ڈاکٹر خلیل انا لچک اور ڈاکٹر معین الحق صاحبان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور سامعین کا بھی جنہوں نے دونوں دن آکر ان اجلاس کو کامیاب بنایا بلکہ خاص طور پر ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کا شکریہ ادا کیا جن کی توجہ خاص اور ہدایت کی بنا پر نہ صرف خطبات کا انعقاد ممکن ہو سکا بلکہ مسند قریشی تمام ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہے۔

چونکہ یہ یادگاری خطبات سنال میں دو مرتبہ ہوا کریں گے اس لیے امید ہے کہ مارچ، اپریل ۱۹۸۶ء میں اس میں شرکت کے لیے پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل الفاروقی تشریف لائیں گے۔ خطبات کا انعقاد کراچی، اسلام آباد اور لاہور میں ہو گا۔

چونکہ ڈاکٹر قریشی مرحوم اور ڈاکٹر اسماعیل الفاروقی دونوں ادارہ تحقیقات اسلامی سے اس کے ابتدائی دور میں منسلک رہ چکے ہیں اس لیے ڈاکٹر ہاشمی نے ادارہ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر شبیر محمد زمان کی اس دعوت کو قبول کر لیا کہ یادگاری خطبات کے دوسرے سلسلہ کی میزبانی ادارہ کرے۔